کبھی حاصل نہیں ہو سکتا' جب تک انسان محنت کی روٹی نہ کمائے۔ رزق حلال کمانے میں جو لطف اور برکت ہے' وہ لقمہ حرام کمانے میں نہیں" (ص ۳)۔ پھر لکھتے ہیں: "اگر میں (رفاہی) ہسپتال نہ بناتا' اور جایداد وقف نہ کرتا' تو میری اولاد کو عمر بھر وسیع رزق مل سکتا تھا ـــــ (میں) ایسا کرتا تو وہ کاہل ہو جاتے' یا لاہور کے دوسرے رئیس زادوں کی طرح بگڑ جاتے" (ص ۳۵۰)۔ قرارداد مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اسمبلی کے اندر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور اسمبلی کے باہر جماعت اسلامی نے یہ قرارداد منظور کرانے کے لیے بڑا کام کیا" (ص ۱۷۲)۔ انھوں نے مولانا مودودیؒ' علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ کے حوالے سے بڑے دلچسپ انداز میں اپنا تاثر اور بعض حقائق بیان کیے ہیں (ص ۲۰۱-۲۰۸)۔

کتاب کا اسلوب تحریر شستہ' رواں دواں اور دلچسپ اظہار بیان کا عمدہ نمونہ ہے۔ قلم کی پختگی اور ایمان سے وابستگی کا امتزاج' اسے ایک امتیازی حیثیت دے رہا ہے۔ کاش ایسا انداز بہت سے ادیبوں کو بھی نصیب ہو سکے۔ (س - م - خ)

علم میرا ہتھیار ہے' سلمان حسین خان۔ ناشر: شوکت اسلام اکیڈیمی' کراچی (لاہور میں مکتبہ تعمیر انسانیت اور اسلامک پبلی کیشنز سے دستیاب ہے)۔ صفحات: ۴۴۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

امت مسلمہ کے لیے دردمندی اور ولولہ رکھنے والے نوجوان مصنف کو شکوہ ہے کہ اول تو مسلمان ممالک خواندگی اور تعلیم میں دوسرے ملکوں سے بہت پیچھے ہیں۔ دوم: وہ قرآن و سنت اور جدید علوم و فنون کے ہتھیاروں سے مسلح نہیں ہیں۔ سوم: پاکستان میں تو بڑا المیہ یہ ہے کہ معلموں اور علوم و فنون کے ماہرین کے بجائے موسیقاروں' کھلاڑیوں اور اداکاروں کی قدر افزائی ہوتی ہے۔ ان کے نزدیک بجا طور پر یہی ہماری پستی اور زوال کا حقیقی سبب ہے۔ سلمان صاحب نے علم اور حصول علم پر بیشتر احادیث جمع کر دی ہیں۔ انھوں نے زور دیا ہے کہ نہ صرف علوم جدید کا حصول' بلکہ ان کی اسلامی تشکیل' وقت کی اہم ضرورت ہے۔ دور حاضر میں علم کے ہتھیار سے لیس ہو کر ہی مسلمان اپنے دکھوں کا مداوا کر سکتے ہیں۔ تہذیب جدید کا مقابلہ اور اقوام عالم کی قیادت کا حصول' علوم و فنون میں مہارت سے وابستہ ہے۔ (د - ص)

عنایتیں کیا کیا! پروفیسر عنایت علی خان۔ ناشر: منشورات' منصورہ' لاہور۔ صفحات: ۳۱۶۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

پروفیسر عنایت علی خان فطری شاعر ہیں اور کسب و اکتساب نے ان کی خداداد شاعرانہ صلاحیتوں کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ وہ "ایک اچھے شاعر بھی ہیں اور راست فکر مسلمان بھی۔ وہ بہ یک وقت ایمان اور شاعری کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ ان کی سنجیدہ شاعری بھی اسی قدر موثر ہے جس قدر ان کی طنزیہ اور